جناب پروفیسر غلام نبی عارف صاحب

تاریخ وسیر

نواب سید صدّیق الحسن خاںؒ کی

عربی زبان میں

دینی اور ادبی خدمات

العلم الخفاق من علم الاشتقاق ؛ مطبع شاہجہانی ۱۲۹۴ھ

اس کتاب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح الفاظ اپنے مصادر سے مشتق ہوتے ہیں اور اس کے لیے کون سے اصول و قواعد ہیں۔ یہ ایک مختصر کتابچہ ہے جو ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے شروع میں حضرت نواب صاحب لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ ان کے اپنے فکر کی تخلیق ہے۔ اس راہ پر پہلے کوئی نہیں گزرا۔ آپ اس کتاب میں ان الفاظ سے بھی بحث کرتے ہیں جو اہلِ عرب نے فارسی، رومی، حبشی اور دیگر زبانوں سے اخذ کیے ہیں۔ اس کتاب کے ساتھ عربی مجموعہ مکاتیب ہے جس کے ۱۳۰ صفحات ہیں۔ یہ وُہ مکاتیب ہیں جو آپ کی طرف متعدد علماء اسلام نے یا آپ نے علماء کی طرف لکھے ہیں۔ ان تمام کو آپ کے صاحبزادے مولانا نور الحسن نے جمع کیا ہے اور پھر ان نئی کتابوں کا بھی ذکر ہے جو "سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند" میں درج نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں نئی نئی کتابیں آتی رہتی تھیں اور وُہ ان کا تعارف نامہ شائع کرتے رہتے تھے۔ علمی مشاغل اور علم سے آپ کو بہت محبت تھی، ان کے لیے سوائے خدمتِ اسلام کے دنیا کی کسی اور چیز میں کشش نہ تھی۔

غصن البان المورق بمحسّنات البیان ؛ مطبع شاہجہانی ۱۲۹۴ھ صفحات ۸۴

حضرت نواب صاحب نے اس کتاب میں علمِ بیان کے محسّناتِ لفظیہ سے بحث کی ہے۔ آپ نے اس میں یہ ندرت پیدا کی ہے کہ ہندی علمِ بیان کے محسّناتِ لفظیہ کو

عربی میں منتقل کر دیا ہے تاکہ اہلِ عرب ان سے بھی لطف اندوز ہوں جیسا کہ پہلے ہندی گانوں کے ذکر سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

لف القماط علی تصحیح بعض ما استعملتہ العامۃ من المعرب والدخیل والمولد والاغلاط:

مطبع صدیقی بھوپال ۱۲۹۶ھ صفحات ۲۶۸

یہ کتاب کئی فصلوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کتاب میں معرب، مولد، دخیل کی اصطلاحات کی مناسب تشریح کی گئی ہے۔ ایک فصل میں مفرد معرب و مولد کلمات کا ذکر ہے اور ایک فصل میں مرکبات کا۔ آپ نے ان اغلاط کی بھی نشاندہی کی ہے جن میں علماء اور عوام دونوں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں مولانا نور الحسن اور سید ذو الفقار احمد کے حواشی بھی ہیں۔

یہ تمام علمی اور ادبی کمالات عربی زبان سے گہرے تعلق کی بناء پر ہیں۔

عربی ادب کی خدمات:

نواب مرحوم نے فقط علوم دینیہ کے موضوعات پر ہی کتابیں تصنیف نہیں فرمائیں، بلکہ عربی ادب کے بارے میں بھی ان کی خدمات کسی طرح سے کم نہیں ہیں۔ وہ ایک مشہور زبان دان (لغوی شہیر) تھے۔ انہوں نے فنونِ لغت پر کئی معلوماتی کتابیں تالیف فرمائیں۔ پہلے لغتِ عرب کا وسیع مطالعہ کر کے اس میں مہارتِ تامہ پیدا کی اس لیے کہ وہ اس پر فریفتہ تھے۔ انھیں اس میں وہ خوبیاں اور اعلیٰ صفات نظر آتی تھیں جو دوسری زبان میں نہیں ہیں۔ اسی زبان سے آپ کو جو والہانہ لگاؤ تھا، اس کے بارے میں اپنے تاثر واعجاب کا اظہار اس طرح کرتے ہیں!

"اس حقیقت کو ذہن نشین رکھا جائے کہ عربی زبان کی تخلیق ایک ایسا شرف و کرامت ہے جو اس کے اول واضع و موجد کے حصہ میں آیا۔ کوئی دوسرا اس جیسی زبان وضع نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حسن وجمال میں اس کی مثل پیدا کر سکے جو لطافت وشیرینی ربّ کائنات نے عربی زبان کو عطاء کی ہے، وہ نہ تو فارسی، نہ ہندی اور نہ دوسری عالمی زبانوں میں ہے۔ جہاں تک مخارج و مواضع نطق کا تعلق ہے تو عربی مخارج واصوات کو عذوبت ولطافت کے اعتبار سے دُنیا کی دوسری زبانوں کے مخارج واصوات پر فوقیت حاصل ہے۔ مثلاً ان حروف

کی ادائیگی ملاحظہ ہو۔ الثاء ، الحاء ، الصاد ، الضاد ، الطاء ، الظاء ، العین۔

ارباب ذوقِ سلیم جنھوں نے مختلف زبانوں کے لہجوں اور مخارج کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہو وُہ یہ فیصلہ دیں گے کہ عربی زبان سے مختص و متعلق مخارج دوسری زبانوں کے مخارج سے زیادہ لطیف و سہل ہیں۔ اس زبان کی خوبیوں کا شمار کرنا مشکل ہے۔ مثلاً کسی لفظ کے ابتداء میں کبھی "ال" تعریف لگانا اور کبھی نہ لگانا اور اسی طرح تنوین و اعراب (زیر، زبر، پیش) ایک مادہ کی کئی اشکال و صور اختیار کر جانا، جس سے لفظ و معنیٰ کی تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔ مثلاً نصر، استنصر، تنصّر، تناصر۔ اسی طرح اور بہت سے عربی مصادر کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کنیت کے باب میں بھی اس زبان کو افضلیت حاصل ہے۔ مثلاً اسد (شیر) کی کنیت ابو فراس اور غراب (کوّا) کی ابن دایہ اور خبز (روٹی) کی ابو جابر۔ اسی طرح تثنیہ کا صیغہ ہے جو کہ فارسی زبان میں نہیں ہے۔" (غصن البان)

نواب صاحب مرحوم نے جب متعدد علوم و فنونِ عربیہ کے قدیم علماء کی کتابوں کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا تو آپ نے بھی ان میں کئی جامع کتب تالیف فرمائیں۔ تاکہ عربی زبان کے تمام گوشے طلبہ و علماء کے علم میں آجائیں اور اس کا حصول آسان ہو جائے۔ لغت کے موضوع پر آپ کی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ البلغۃ فی اصول اللغۃ

۲۔ غصن البان المورق بمحسنات البیان

۳۔ لف القماط علی تصحیح بعض ما استعملتہ العامۃ من المعرب والمولد والاغلاط

۴۔ العلم الخفاق من علم الاشتقاق

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ نواب مرحوم کی اکثر تصانیف آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی طبع ہو گئیں اور تمام اسلامی ممالک میں ان کو شہرت حاصل ہوئی اور علمائے امت کے زیرِ مطالعہ آئیں۔ یہ شرف و امتیاز بہت کم مصنفین کے حصہ میں آیا" ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ "____ نواب صاحب اس کا اظہار بڑے فخر و مسرت کے الفاظ میں کرتے ہیں:

"قَدْ سَارَتْ بِهَا الرُّكْبَانُ فِي حَيَاتِي إِلَى أَقْصَى الْمَدَائِنِ وَالْبِلَادِ وَأَكَبَّ عَلَيْهَا جَمَاعَةٌ عَظِيمَةٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْعَصْرِ

وَالزَّمَانِ وَقَرَّظَ عَلَيْهَا جَمْعٌ جَمٌّ مِنْ فُضَلَاءِ الْعَصْرِ وَانْتَشَرَتْ تِلْكَ الدَّفَاتِرُ بَعْدَ الطَّبْعِ الْجَمِيْلِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَبِهُوفَالِ الْمَحْمِيَةِ، وَمِصْرَ وَقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ إِلَى الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَإِلَى الْبِلَادِ الْحِجَازِيَّةِ كُلِّهَا مِنْ إِبِيْ عَرِيْشٍ وَصَنْعَاءَ وَعَدَنٍ وَبَغْدَادِ وَالشَّامِ وَتُوْنِسِ وَبَيْرُوْتِ وَجَمِيْعِ بِلَادِ التُّرْكِ وَالْفُرْسِ ''[1]

"(علم کے) کارواں میری تصانیف کو میری زندگی میں ہی لے کر دور دراز شہروں اور ملکوں تک پہنچے۔ علماءِ وقت کی ایک عظیم جماعت نے انہیں اپنے مطالعہ وتحقیق کا مرکز بنایا اور فضلاءِ عصر کی ایک بڑی تعداد نے ان پر تعارفی تقاریظ لکھیں۔ یہ علم ومعرفت کے دفاتر حسین اور دلآویز طبع کے بعد ملکِ ہند، بھوپال، مصر، قسطنطنیہ، حرمین شریفین، تمام بلادِ حجازیہ، ابوعریش، صنعاء، عدن، بغداد، شام، تونس، بیروت، ترکی کے شہروں اور فارس تک پہنچے اور وہاں انہیں شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔"

طرزِ نگارش:

باوجود اس حقیقت کے کہ نواب صاحب کی مادری زبان عربی نہ تھی، ان کا اسلوبِ تحریر ایک کہنہ مشق عربی ادیب کی طرح ہے جو ان کی علوم عربیہ میں پختہ فکر اور گہری بصیرت کا غماز ہے۔ وہ طول طویل عبارات کو بے تکلفانہ انداز میں لکھتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں مشکل اور پیچیدہ مقامات کی تشریح وضاحت میں علم بدیع وبیان کے محسناتِ لفظیہ اور صنائع وبدائع کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ آسان، عام فہم، شستہ، پروقار اور معنی خیز بیان میں اپنے نظریات ومعتقدات کا اظہار کرتے ہیں اور اس میں تحقیق وتدقیق کا پورا حق ادا کرتے ہیں قلم کے سفر میں کبھی اپنے آپ کو بے بس اور قلیل البضاعت محسوس نہیں کرتے۔ نشیب کی طرف بہنے والے پانی کی طرح چٹانوں سے ٹکراتا ہوا اپنا راستہ بنا لیتا ہے۔ یا پھر بادل کی طرح برستا ہے اور علم کے میدانوں میں بصائر ومعارف کی جھڑیاں لگا دیتا ہے۔

علامہ شیخ سلیم فارس آفندی (مدیر مطبعۃ الجوائب قسطنطنیہ) نے نواب صاحب مرحوم کے

[1] التاج المکلل ص ۵۴۳۔

عربی اسلوب تحریر پر ایک نہایت عمدہ تقریظ لکھی ہے۔ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

"ان کی تحریر کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ فصیح عربی میں لکھتے ہیں۔ غیر عربی الفاظ کا استعمال نہیں کرتے۔ اے قاری! جب تو ان کے خالص عربی لہجے کو سنے گا تو اس سے ذہن میں خیال گزرے گا کہ انہوں نے صحرائے یمن میں نشوونما پائی ہے۔ یا پھر علیا ہوازن کی کسی عرب عورت نے ان کو زبان سکھائی ہے۔ نہایت مانوس الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ پیچیدہ عبارات سے دامنِ قلم کو آلودہ نہیں ہونے دیتے۔ ایسا کلام پیش کرتے ہیں جو دلوں میں پیوست ہو جائے۔ تقلیدانہ عبارت آرائی سے پرہیز کرتے ہیں۔ تحریر میں ایک مضبوط عمارت کی طرح باہم ربط و ضبط پیدا کرتے ہیں۔ ایک مفہوم کو بغیر کسی تکلف کے کئی قالبوں میں پیش کرنے کے فن سے بخوبی آگاہ ہیں۔ آپ کو عربی زبان کی نزاکتوں کا پورا تجربہ اور صناعت ادب کا ملکہ حاصل ہے۔

مزید برآں نواب مرحوم سریع الکتابت اور خوش نویس تھے۔ چند ساعات میں اتنا لکھ جاتے تھے کہ ایک پختہ کار کاتب کئی دنوں میں اسے ضبطِ تحریر میں نہیں لا سکتا تھا۔"[1]

میری اس تحریر سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ نواب صاحب نے اپنی پوری زندگی آخرت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ کلمۂ حق کی سربلندی کی راہ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ علومِ اسلامیہ کی نشر و اشاعت ان کا دل پسند مشغلہ تھا۔ امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے جلیل القدر علماء نے ان کی ان حیرت انگیز اسلامی خدمات کو پیشِ نگاہ رکھ کر انہیں تیرھویں صدی کا مجدد کہا ہے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے جو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ

[1] قرۃ الاعیان ومسرۃ الاذہان (مطبعۃ الجوائب قسطنطنیہ) ص ۶

یُجَدِّدُ لَہَا دِیْنَہَا۔"

کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے اختتام پر مجدّد بھیجتا ہے جو اس کی رشد و ہدایت کے لیے دین میں نئی رُوح پھونکتا ہے۔"

ذیل میں حضرت نواب صاحب کی عربی تصانیف کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا تعلق علومِ دینیہ یا علومِ لغتِ عرب سے ہے۔

نام	موضوع	مدتِ تصنیف	مقامِ طباعت و اشاعت
۱۔ ابجد العلوم	انواعِ علوم	۴ ماہ	بھوپال
۲۔ الادراک لتخریج احادیث رد الاشراک	عقائد	۴ یوم	کانپور
۳۔ الاذاعۃ لما کان و مایکون بین یدی الساعۃ	حدیث	۱۲ یوم	بھوپال
۴۔ اربعون حدیثاً متواتراً۔	"	۲ روز	"
۵۔ اربعون حدیثاً فی فضائل الحج والعمرۃ	"	ایک روز	
۶۔ الانتقاد الرجیح شرح الاعتقاد الصحیح	عقائد	ایک ہفتہ	لکھنئو
۷۔ اکلیل الکرامۃ فی تبیان مقاصد الامامۃ	حدیث	ایک ماہ	بھوپال
۸۔ بلوغ السؤل من اقضیۃ الرسول	"	۱۵ روز	لکھنئو
۹۔ البلغۃ الی اصول اللغۃ	اصول لغت	۲۲ روز	قسطنطنیہ
۱۰۔ التاج المکلل	طبقات	ایک ماہ دو روز	"
۱۱۔ الجُنّۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسُّنّۃ	فقہ	دو ہفتہ	بھوپال
۱۲۔ الحرز المکنون من لفظ المعصوم المامون	حدیث	ایک روز	"
۱۳۔ الحطۃ بذکر الصحاح الستۃ	"	دو ہفتہ	کانپور
۱۴۔ حصول المامول من علم الاصول	اصولِ فقہ	۲۶ یوم	بھوپال و استنبول
۱۵۔ حضرات التجلی من نفحات التحلی والتخلی	عقائد	ایک ہفتہ	بھوپال
۱۶۔ حسن الاسوۃ فیما ورد فی النسوۃ	حدیث	ایک ماہ	استنبول
۱۷۔ خبیئۃ الاکوان فی افتراق الامم علی المذاہب والادیان	ملل و نحل	۱۰	کانپور و استنبول
۱۸۔ ذخر المحتی من آداب المفتی	افتاء	۱۲ یوم	بھوپال
۱۹۔ رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق	سفرنامہ حجاز و مناسکِ حج	ایک ہفتہ	کانپور

نام کتاب	موضوع	مدتِ تصنیف	مقامِ طباعت واشاعت
۲۰۔ الروضة الندية فی شرح الدرر البهية	فقه الحديث	ایک ماہ ایک دن	بھوپال ومصر
۲۱۔ السراج الوہاج	حدیث	۶ ماہ	بھوپال وبیروت
۲۲۔ العلم الخفاق من علم الاشتقاق	اشتقاق (لغت)	۶ یوم	بھوپال وقسطنطنیہ
۲۳۔ عون الباری لحل ادلة البخاری	حدیث	۶ ماہ	مصر (قاہرہ)
۲۴۔ غصن البان المورق بمحسنات البیان	بدیع	۱۲ یوم	بھوپال واستنبول
۲۵۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن	تفسیر قرآن	ایک سال	بھوپال ومصر
۲۶۔ قصد السبیل فی ذم الکلام والتاویل	عقائد	دو ہفتہ	بھوپال
۲۷۔ قطف الثمر فی عقیدة اہل الاثر	عقائد	ایک ہفتہ	کانپور
۲۸۔ قضاء الارب من تحقیق مسئلة النسب	فقہ	ایک روز	//
۲۹۔ لقطة العجلان مما تمس الی معرفتہ حاجة الانسان	تاریخ	ایک ماہ	کانپور واستنبول
۳۰۔ لف القماط علی تصحیح بعض ما استعملتہ العامة من المعرب والدخیل والاغلاط	لغت	//	بھوپال
۳۱۔ مشیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام	حدیث	۱۵ یوم	کانپور
۳۲۔ الموعظة الحسنة بما یخطب فی شهور السنة	مواعظ	ایک ماہ	بھوپال ومصر
۳۳۔ نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام	تفسیر	//	لکھنؤ۔ ماموں کانجن فیصل آباد
۳۴۔ نشوة السکران من صهباء تذکار الغزلان		۲ ہفتہ	بھوپال واستنبول
۳۵۔ نزل الابرار	اذکار	۳ ہفتے	بھوپال
۳۶۔ یقظة اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار	عقائد	۱۶ یوم	//
۳۷۔ الرحمة المهداة الی من یرید زیادة العلم علی احادیث المشکوٰة	حدیث	.	دہلی
۳۸۔ العبرة بما جاء فی الغزو والشهادة والهجرة	//	.	بھوپال
۳۹۔ ریاض الجنة فی تراجم اہل السنة	تراجم	.	مطبع علوی
۴۰۔ کلمة العنبریة فی مدح خیر البریة	نعت	.	.

نام کتاب	موضوع	مدت تصنیف	مقام طباعت و اشاعت
۴۱۔ الطریق المثلیٰ فی ارشاد الیٰ ترک التقلید و اتباع ماھو الاولیٰ	فقہ		قسطنطنیہ

۴۲۔ احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت (قلمی)

۴۳۔ انشاء عربی (قلمی)

۴۴۔ تکحیل العیون بتعاریف العلوم والفنون (قلمی)

۴۵۔ تذہیب شرح تہذیب (قلمی)

۴۶۔ ربیع الادب (قلمی)

ماخذ و مصادر:

۱۔ تحریر کا اکثر حصہ صرف حضرت نواب صاحب کی کتابوں کے براہِ راست مطالعہ کا مرہون ہے۔

۲۔ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان و ہند۔ جلد دوم پنجاب یونیورسٹی لاہور

۳۔ مختارات من ادب العرب

۴۔ نزہۃ الخواطر

۵۔ تذکرہ علماء ہند

۶۔ مختصر منذری۔ تحقیق علامہ البانی

۷۔ قرۃ الاعیان ومسرۃ الاذہان

۸۔ مآثر صدیقی

۹۔ مجلہ جامعہ سلفیہ۔ بنارس اپریل ۱۹۸۱ء